محشر رسول نگری کی نعتیہ شاعری:"فخر کونین" کے تناظر میں

نصر اقبال

استاد شعبۂ اردو

پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، ضلع گجرات

Abstract:

Na'at writing is a great blessing. After the birth of the Holy Prophet (PBUH) countless poets have been experimenting in this genre of speech. But the historical facts show that this subject is not so easy that everyone can get competent in this genre. Therefore it can be said that for creating Na'at along with being a lover of Prophet (PBUH) it is also necessary to have knowledge about Tauheed, Prophethood and Maqam e Mustafa (SAW). The history of creating Na'at is as old as the history of Urdu literature. Nisar Ahmad, Mehshar Rasool Nagri was a famous poet. He was born in a noble family of Balochistan, province of Pakistan. When we look at his family background he was the luminary of a noble family. The beginning of his poetry is proven from his student age. Along with poetry he was also a proficient prose writer. The most important achievement of Mehshar Rasool Nagri is the publication of "Fakhr e Kounain" in verse form as a biography of The Prophet (PBUH). "Fakhr e Kounain" is the biography of Rasool-e-Kareem (SAW) in three volumes. In this article, an intellectual and a technical review is being presented regarding Mehshar Rasool Nagri's Na'atiya Kalaam.

Keywords: Tauheed(توحید) , Na'at(نعت) , Prophethood (نبوت), Maqam e Mustafa (SAW)(مقامِ مصطفیؐ) , Proficient (ماہر) ,Prose writer (نثر نگار) , Fakhr e Kounain, (فخر کونین), Biography (سوانح), Intellectual (دانشور) , Na'atiya kalaam (نعتیہ کلام)

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جو عام طور پر وصف کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ عربی لغت نگاروں کے مطابق لفظ نعت کے کئی مفاہیم و مطالب بیان کیے گئے ہیں۔ اس لفظ پر سب سے زیادہ تبصرہ تاج العروس کے مصنف الزبیدی نے کیا ہے۔ اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کو نعت کہا جاتا ہے۔ نعت کہنے والے کو' ناعت' کہتے ہیں۔ گویا نعت کسی چیز کی خوبیوں کو بیان کرنے اور اصطلاحاً حضور اکرم ﷺ کے اوصاف بیان کرنے کا نام ہے۔

نعت گوئی کو اردو ادب میں سب سے زیادہ فروغ حاصل ہوا۔ جب سے اردو زبان کا آغاز ہوا اس میں نعت کی ابتدا بھی ہو گئی۔ اردو زبان میں نعت کا لفظ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی صفات اور تعریف کے لیے مخصوص ہے۔ اور اِس سے مراد شانِ رسالتِ مآب ﷺ کا بیان ہے۔ نعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فتح پوری (1) لکھتے ہیں:

" ادبیات اور اصطلاحاتِ شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے۔ یعنی اس سے صرف آنحضرتؐ کی مدح مراد لی جاتی ہے۔ اگر آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی یا امام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے۔"

نعت کا موضوع انتہائی وسعت اور کاملیت میں اس لیے اہم ہے کہ آپؐ کی حیات مقدسہ مکمل اور بہترین نمونہ ہے۔ اردو ادب میں نظم اور نثر دونوں میں نعتِ رسول ﷺ لکھی جاتی رہی ہے۔ بالخصوص نظم کی صورت میں اردو نے نعت نے خصوصی مقام حاصل کیا۔ بعض محققین کے مطابق نبی کریم ﷺ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جا سکتا ہے لیکن عام طور پر اردو اور فارسی میں صرف منظوم کلام کو ہی نعتیہ کلام کہا جاتا ہے۔ اس ضمن میں مجید (2) رقم طراز ہیں:

"نعتیہ شاعری صرف وہی شاعری ہو گی جس کے شعری پیکر میں حضور اکرم ﷺ کا کوئی ایسا جلی یا خفی حوالہ موجود ہو جس کا تاثر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جائے۔ گویا نعت کے لیے ضروری نہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا نام ظاہری طور پر ضرور ہی لیا جائے یا حضورؐ کے متعلقات و مناسبات کا ضرور ہی ذکر کیا جائے۔"

اردو نعت گوئی میں ایک اہم نام نثار احمد المعروف محشر رسول نگری کا ہے۔ وہ 29 جنوری 1916ء کو پاکستان کے شہر کوئٹہ میں پیدا ہوئے اور 1984ء میں وہیں وفات پائی۔ انھوں نے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان کے خاندان کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا۔ محشر کے والدین کوئٹہ منتقل ہوئے اور یوں محشر رسول نگری کی پیدائش کوئٹہ میں ہوئی۔ محشر رسول نگری نے رسالت مآب ﷺ کی شانِ اقدس میں منظوم کلام لکھا۔ ان کی معروف تصنیف فخرِ کونین تین جلدوں میں چھپی۔ بنیادی طور پر فخرِ کونین آپؐ کی منظوم سیرت ہے لیکن ان تین جلدوں میں محشر رسول نگری نے عشق رسول ﷺ میں سرشار ہو کر براہِ راست نعتیہ اشعار بھی کہے ہیں۔ انھوں نے سیرتِ مصطفیٰ ﷺ لکھتے ہوئے آپؐ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کو ایک تسلسل سے بیان کیا ہے۔ وہ اس ترتیب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے موقع کے مطابق نعتیہ اشعار بھی شاملِ کلام کرتے رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی نعت کے حوالے سے رسول نگری (3) یوں رقم طراز ہیں:

حیراں ہوں کیسے نعتِ رسولِ خدا کہوں
کچھ شانِ مصطفیٰؐ میں کہوں بھی تو کیا کہوں
ذاتِ نبیؐ کو محورِ ارض و سما کہوں
وصف و ثنا سے کیوں نہ وراء الوریٰ کہوں
دنیا میں کوئی آپؐ کا جب رتبہ داں نہیں
کوئی ثنا بھی آپؐ کے شایانِ شاں نہیں

محشر رسول نگری کا نام تقدیسی ادب میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ شاعر ہونے کی حیثیت سے ان کی وجہِ شہرت فخرِ کونین کی اشاعت ہے۔ انھوں نے اپنا نام محشر رسول نگری رکھنے کی دو وجوہ بیان کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ عشق کی بدولت وہ خود کو رسول نگری کہتے تھے۔ دوسرا یہ کہ ان کے آباو اجداد کا تعلق صوبہ پنجاب کے علاقے رسول نگر سے تھا۔ اس وجہ سے بھی محشر اپنے نام کے ساتھ رسول نگری لکھنا پسند کرتے تھے۔

محشر نے زمانۂ طالب علمی میں اپنے سکول کے پی ٹی آئی استاد جمیل عیش فیروز پوری سے متاثر ہو کر شاعری میں دلچسپی لینا شروع کی۔ آغاز میں غزل کہتے تھے۔ غزل میں محشر رسول نگری نے علاقائی شاعر نواب محمد مرحمت زبیری سے اصلاح لی۔ ان کے سوا محشر نے کبھی کسی اور استاد شاعر سے اصلاح نہیں لی۔ اس حوالے سے کوثر (4) لکھتے ہیں:

"محشر نے اپنے استاد سے سبقاً سبقاً علمِ عروض سیکھا اور اصلاح کے معاملے میں اپنی طبعِ خداداد کو ہی استاد بنایا۔ ان کے علاوہ کسی استاد کی شاگردی اختیار نہیں کی۔"

حصولِ رزق کی خاطر انگریز گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی۔ اس دور میں سرکاری ملازمین آسانی سے کسی بھی جلسے، جلوس یا مشاعرے کا حصہ نہیں بن سکتے تھے۔ اس پابندی کی زندگی سے تنگ آ کر محشر نے سرکاری ملازمت کو خیر باد کہہ دیا۔ محشر رسول نگری نے غزل کے ساتھ موضوعاتی شاعری شروع کی تو ان کی موضوعاتی شاعری کو پسند کیا جانے لگا۔ دینی ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے محشر رسول نگری کی شاعری میں مذہبی رجحان زیادہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں سب سے زیادہ معروف مجموعۂ کلام فخرِ کونین ثابت ہوا۔ اس طویل نظم میں محشر رسول نگری

نے نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر آپؐ کے سفر آخرت تک کے واقعات ایک تسلسل سے منظوم صورت میں پیش کیے۔

نعت گوئی کے حوالے سے دیکھا جائے تو محشر رسول نگری رسالت مآب ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر آپؐ کی حیاتِ مقدسہ کے دوران میں ہونے والے تاریخی واقعات کو احاطہ تحریر میں لائے ہیں۔ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے وقت معجزات رونما ہونا شروع ہوئے تو اس حوالے سے رسول نگری (5) لکھتے ہیں:

اللہ رے ولادتِ احمدؐ کا دبدبہ
سب خاک ہو کے رہ گیا شاہوں کا طنطنہ
ایوان کسروی میں بھی آیا وہ زلزلہ
گرنے لگا زمین پہ ایک ایک کنگرہ
اربابِ جاہ گردِ رہِ کارواں ہوئے
اہلِ نشاں تھے جتنے بھی سب بے نشاں ہوئے

محشر رسول نگری نے فخر کونین میں نعتیہ اشعار اس انداز سے شامل کیے کہ یہ تصنیف عام سیرت و سوانح کم اور نعتیہ کلام زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ بالخصوص آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عقیدت و محبت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محشر رسول نگری قرآن و حدیث کے عالمِ باعمل تھے۔ آپؐ کے اسوۂ کامل کے حوالے سے فخر کونین کے آغاز میں ہی رسول نگری (5) لکھتے ہیں:

انسانیت کا اسوہء کامل حضورؐ ہیں
اس کاروانِ زیست کی منزل حضورؐ ہیں

رسولِ خدا ﷺ کے اسمِ مبارک سے عقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ دل و جان سے تسلیم کر لیا جائے کہ کائنات میں اسمِ محمد ﷺ سے پہلے کسی نے یہ نام نہ سنا تھا اور نہ ہی عرب و عجم میں یہ منفرد نامِ پاک کسی نے رکھا تھا۔ ولادتِ مصطفی ﷺ کے وقت جب آپؐ کے دادا عبد المطلب نے اپنے پوتے کا نام محمد ﷺ رکھا تو اہلِ عرب کے لیے یہ انوکھا نام تھا۔ سب ایک دوسرے سے پوچھنے لگ گئے کہ عبد المطلب نے یہ کیسا نام رکھا ہے۔ محمدؐ کے معنیٰ "تعریف کیا گیا" کے ہیں۔ یعنی آپؐ کے دادا کو یہ علم تھا کہ ان کا پوتا اس کائنات میں تشریف لانے سے پہلے بھی تعریف کیا گیا ہے۔

اس نامِ مبارک پر عشاقِ مصطفی ﷺ نعتیہ اشعار لکھتے آئے ہیں۔ رسول نگری(5) نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف فخر کونین میں اسمِ محمدؐ کے حوالے سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:

سب کو ہے شانِ اسمِ محمدؐ کا اعتراف
کرتی ہیں ساری عظمتیں اس نام کا طواف
لیتے نہیں یہ نام، ہو جب تک زباں نہ صاف
یہ نام لو تو کرتی ہے قدرت خطا معاف
یہ اسمِ پاک چشمۂ فیضانِ عام ہے
نامِ خدا کے ساتھ یہی ایک نام ہے

انھی نعتیہ اشعار میں نامِ محمدؐ کی شان کے حوالے سے محشر رقم طراز ہوئے اور خدائے بزرگ و برتر کے نام کے ساتھ اسمِ محمدؐ کا حوالہ دے کر اس نام کی فضیلت کا اظہار و اعتراف کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سرور کائنات ﷺ کے دوسرے نام یعنی احمدؐ کی عظمت و شان کا اظہار بھی آغاز میں ہی کرتے ہیں۔ وہ آقائے نامدار ﷺ کے دو معروف ناموں یعنی احمدؐ اور محمدؐ کی شرح کرنا اس لیے ضروری گردانتے ہیں کہ آپؐ کی سیرتِ مبارکہ میں یہی دو معروف نام بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

محشر رسول نگری کا فنِ کمال یہ ہے کہ وہ پہلے خصائصِ مبارکہ کی کوئی فضیلت بیان کرتے ہیں پھر اس میں اسوہء حسنہ سے کوئی مثال پیش کرتے ہیں اور دلیل کے طور پر کسی واقعے کی نظیر سامنے لے آتے ہیں۔ علمِ بیان کو سمجھنے والے جانتے ہوں گے کہ یہ مثالیہ کہلاتا ہے۔ مثالیہ کے حوالے سے بہت سے شعرا کے نعتیہ کلام یا قصائد سامنے آتے ہیں۔ مثلاً خاقانی اور غالب کے نعتیہ قصائد میں ایسے مثالیہ کا نمونہ ملتا ہے۔

آپ ﷺ کے دو ناموں یعنی احمدؐ اور محمدؐ کی شرح لکھتے ہوئے بھی نعتیہ انداز اختیار کیا گیا ہے اور اپنے کلام میں نامِ احمدؐ کی تشریح کرتے ہوئے اس اسمِ مبارک کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس نامِ مبارک کی بنیادی اہمیت بیان کرتے ہوئے قرآنِ حکیم کی مثال سامنے لے آتے ہیں کہ قرآن مجید کی سورہ الصف(6) کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو نامِ احمدؐ کے حوالے سے آگاہ کیا تھا کہ اس مبارک نام کا آخری نبی ظہور پذیر ہو گا۔

اس طرح ایک اور جگہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ نبوتِ کاملہ کے ساتھ عبدیتِ کاملہ کا وصف بھی رکھتی ہے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ محشر رسول نگری نے اسمِ احمدؐ کی شرح میں صرف قرآن واحادیث کو ہی سامنے رکھا ہے اور اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اس عام متصوفانہ رنگ سے اجتناب کیا ہے جو فارسی اور اردو کے صوفی شعرا کے نعتیہ کلام میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ محشر رسول نگری نے اسمِ احمدؐ کی شرح میں نورِ محمدی اور نور خداوندی کے درمیان مراتب کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ اس میں احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا جا سکے۔ آپؐ کے معروف اسمِ مبارک **محمدؐ** کے حوالے سے محشر رسول نگری اپنا نقطہء نظر پیش کرتے ہیں کہ یہ نامِ مبارک وہ بنیادی اسم ہے جو رسول کریم ﷺ کی جملہ صفات کا آئینہ دار ہے۔ اسی نامِ مبارک کے حوالے سے رسول نگری (5) لکھتے ہیں:

مشتق ہے حق کے نام سے یہ نامِ حق نما
محمود ہے خدا تو محمدؐ ہے مصطفیٰ
یہ نام سرِّ خاص ہے معراجِ حمد کا
احمدؐ ہے ابتدا تو محمدؐ ہے انتہا
یہ نام وہ ہے جس پہ مشیّت کو ناز ہے
تکمیلِ بندگی میں خدائی کا راز ہے

نامِ محمدؐ کے حوالے سے یوں ظاہر ہوتا ہے گویا اس آیتِ قرآنی (7) کی تفسیر بیان ہو رہی ہو:

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو اس پر صلوٰۃ وسلام بھیجو۔"

فخر کونین میں ابتدائی کلام کا آغاز مکارمِ اخلاق کے حوالے سے ہوتا ہے۔ آغاز میں رسول اللہ ﷺ کے بچپن، سادگی اور سنجیدگی کے حوالے سے محشر نے اپنی عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کیے ہیں۔ آپؐ کے خلقِ عظیم کے حوالے سے رسول نگری (3) لکھتے ہیں:

تھی انتہا نہ آپؐ کے خُلقِ عظیم کی
دیکھے تو کوئی شان رسولِؐ کریم کی

فخر کونین کو فکری تناظر میں جانچنے سے پہلے تخلیق کار کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کر کے اس کے حلقہ ءاحباب، اس کے طرزِ معاشرت، رسم و رواج اور اس دور کے تقاضوں سے آگاہی حاصل کرنا لازم ہے۔ فخر کونین، محشر رسول نگری نے موضوعاتی کلام کی صورت میں لکھی۔ محشر کے اوائل عمری کے حالات کے مطابق انھیں مذہبی گھریلو ماحول میسر آیا۔ شاعری کے اعتبار سے انھوں نے نظم اور نثر دونوں اصنافِ ادب پر طبع آزمائی کی لیکن ابتدا ہی سے مذہبی ماحول میسر آنے کی وجہ سے عشقِ رسولؐ ان کے دل میں موجزن تھا۔ بظاہر فخر کونین منظوم سیرتِ رسولؐ ہے، لیکن بہ نظرِ عمیق دیکھا جائے تو محشر کا ایک ایک مصرع نعتِ رسولؐ معلوم ہوتا ہے۔ فخر کونین لکھتے ہی محشر رسول نگری کو کمال شہرت حاصل ہوگئی۔ ان کی اس منظوم تصنیف کے نام سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کے لیے قلم اٹھا رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے اکابر کی تقلید کرتے ہوئے نعتیہ کلام لکھنا شروع کیا اور پھر اسے اس حد تک وسعت دی کہ تین جلدوں تک پھیلا دیا۔ فخر کونین میں مکمل کلام کا احاطہ کیا جائے تو جلد اول(1961ء)، 192 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مکمل طور پر مدحتِ رسولؐ نظم کی گئی ہے۔ ان کا طرزِ تحریر خالصتاً نعتیہ رہا۔ لہٰذا سیرت کی کتاب کے ساتھ ساتھ فخر کونین کو نعتیہ کلام کہنا بھی غلط نہ ہوگا۔ سیرت اس حوالے سے معلوم ہوتی ہے کہ اس میں آپؐ کی ولادت باسعادت سے لے کر ایک تسلسل سے حیاتِ مقدسہ میں ہونے والے حالات و واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی جلد میں ولادتِ باسعادت سے لے کر ہجرتِ نبوی تک کے واقعات کا تذکرہ آیا ہے۔ پیدائش، بچپن، لڑکپن سے آگے بڑھیں تو عالمِ شباب کے دوران آپؐ کے کردار اور انفرادی شخصی وجاہت کا تذکرہ رسول نگری (5) ان الفاظ میں کرتے ہیں:

تھا قدسیوں کو رشک طہارت پہ آپؐ کی
حیراں تھے اہلِ مکّہ شرافت پہ آپؐ کی
تھا اعتماد سب کو دیانت پہ آپؐ کی
دل سب کے تھے گواہ صداقت پہ آپؐ کی
خُلقِ محمدی کا یہ ردِّ عمل ہوا
ایک ایک وصف آپؐ کا ضرب المثل ہوا

حضور اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کے حوالے سے رسول نگری (5) یوں رقم طراز ہیں:

حضرتؐ کے بعد آ نہیں سکتا کوئی نبی
عاقب بھی ہیں حضورؐ بہ صد شانِ دلبری
اس پر بھی ہو جو کوئی نبوّت کا مدّعی
جھوٹا ہے، نابکار ہے، کاذب ہے، مفتری
خیر الرسل ہی ماحیِ کفر و ضلال ہیں
آئینہ دارِ شانِ جلال و جمال ہیں

اسی طرح جب آپؐ بحیثیت تاجر معاملات طے کرتے تو آپؐ کے حسنِ خلق، دیانت داری اور ایمانداری کے ڈنکے بجنے لگتے۔ رسول نگری (5) یوں رقم کرتے ہیں:

اس شان کا جہاں میں تاجر نہیں ہوا
یکتا ہے حُسنِ خُلق میں یہ پیکرِ صفا

فخرِ کونین کی دوسری جلد (1964ء) میں ہجرت سے لے کر مدینہ شریف میں قیام، پھر فتح مکہ تک ہونے والے واقعات نظم کیے گئے ہیں۔ دوسری جلد میں 225 صفحات شامل کیے گئے ہیں۔ فخر کونین کی دوسری جلد کے آغاز میں رسول اللہ کی مدح سرائی کرتے ہوئے رسول نگری (3) لکھتے ہیں:

ہم سے بیان کر تُو سراپاے مصطفیٰ
لفظوں ہی میں دکھا رخِ زیباے مصطفیٰ
رکھتے ہیں دل میں ہم بھی تولّاے مصطفیٰ
یہ تیغ ہے، یہ سر ہے، یہ سوداے مصطفیٰ
بے شک جنونِ عشق کا تو امتحان کر
لیکن حدیثِ محفلِ جاناں بیان کر

اسی طرح ایک اور جگہ رسول نگری (3) لکھتے ہیں:

اللہ رے مقامِ شہنشاہِ انبیاء
پایا نہیں کسی نے بھی یہ رتبہء رضا
ذاتِ خدا نے اپنی محبت کو برملا
حضرت کی اتّباع سے مشروط کر دیا
جو تابعِ نبی ہے اسی کی نجات ہے
خیرالورٰی کا عشق ہی آبِ حیات ہے
اُن کا جمال خالقِ اکبر کی معرفت
اُن کا جلال مشرق و مغرب کی سلطنت
اُن کا کمال عشق و رضا، خلق و مرحمت
اُن کا خیال شمعِ رہِ صدق و حرّیت
انساں کو اُن کے خُلق نے انساں بنا دیا
اس بے بصر کو صاحبِ عرفاں بنا دیا
جملہ صفاتِ حق کا ہیں وہ مظہرِ اتم
ہیں اُن کی گردِ راہ زر و دولت و حشم
وہ رازدارِ کن فیکوں مصدرِ کرم
محبوبِ پاک، جانِ عرب، شاہدِ عجم
بے کل نہیں ہوں میں ہی رہِ اشتیاق میں
روئی ہے "چوبِ خشک" بھی ان کے فراق میں
میں پا گیا ہوں تیری ادائے خرام سے
موجِ صبا تو آئی ہے بابِ سلام سے
کہنا یہ جا کے سیّدِ خیرالانام سے
للہ ایک جُرعہ محبت کے جام سے
گردش میں تا بہ حشر ہے پیمانہ آپ کا

ہے محشرِ غریب بھی دیوانہ آپ کا

اسی طرح فخرِ کونین کی تیسری جلد (1970ء) بھی بقیہ حیاتِ مبارکہ کے دوران میں ہونے والے واقعات پر محیط ہے۔

فخرِ کونین کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ مجموعہ کلام سوانح نگاری کم اور سیرت نگاری زیادہ ہے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ فخرِ کونین میں آپؐ کے حسنِ کردار اور آپؐ کی شخصیت کی مدح سرائی کی گئی ہے۔ وہ آپؐ کے مکارمِ اخلاق اور حسنِ کردار کی مدح میں اپنے اپنے انداز میں عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ محشر رسول نگری نے فخرِ کونین میں آپؐ کے ظاہری حسن و جمال اور باطنی کمالات دونوں کو یکجا صورت میں منظوم کر کے اپنے فنِ نعت گوئی کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ فخرِ کونین آپؐ کی سیرت و کردار کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ اس حوالے سے صدیقی (8) رقم طراز ہیں:

"جناب محشر کا یہ سراپا حضورؐ کے حسنِ سیرت، آپؐ کے مکارمِ اخلاق اور آپ کی رحمۃً للعالمینی کا سراپا ہے۔ آپؐ کے جمالِ ظاہری کے مدح خوانوں کی انتہا نہیں۔ جمالِ باطن کے بیانات کا بھی کوئی شمار نہیں۔ لیکن فخر کونین جمالِ ظاہر اور مکارمِ باطن دونوں کا سراپا ہے اور اسی لیے بے مثال ہے۔"

فکری حوالے سے محشر رسول نگری نے آپؐ کو فخر کونین میں بحیثیت رحمتِ عالم بیان کیا ہے۔ مقامِ شفاعت کے حوالے سے ہدیہء عقیدت پیش کرتے ہوئے رسول نگری (3) لکھتے ہیں:

محمود اگر مقامِ شفاعت کا نام ہے
یہ خاص فخر ہر دو سرا کا مقام ہے
رحمت بھی ان کی عام ہے بعثت بھی عام ہے
ہم کو جبھی تو حکم درود و سلام ہے
یہ رتبہ انبیا میں کسی کو ملا نہیں
سن لو کہ اس میں کوئی شریک آپؐ کا نہیں

موضوع کی نزاکت کے اعتبار سے محشرؔ نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا ہے کہ نعت جیسی مشکل صنفِ ادب کے لیے درست الفاظ کا چناؤ کیا جائے۔ یوں تو سیرت نگاری پر دنیا بھر میں کئی زبانوں میں ادبی مواد مل جاتا ہے اور عام طور پر سیرت کے حوالے سے ہی مواد منتخب کیا جاتا ہے، جس سے بظاہر سوانح نگاری اور تاریخی حقائق ہی مراد لیے جاتے ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ کی سیرت نگاری میں ادیب اس بات پر زور دیتا ہے کہ اسوہ حسنہ کے اہم پہلوؤں کو منظرِ عام پر لائے تاکہ محض ادبی ذوق کی تسکین کے لیے قاری متاثر نہ ہو بلکہ مکارمِ اخلاق کو اپنا کر اخروی نجات کے لیے بھی وسیلہ بنا سکے۔ بلاشبہ محشر رسول نگری نے نعت گوئی سے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت کے تقاضوں کے مطابق شخصیت اور کردار کو اس انداز سے پیش کیا جو ہر انسان کے لیے اسوہ کامل ثابت ہوتا ہے۔ آپؐ کی تشریف آوری کو محشر رسول نگری نے انسانیت کے لیے ذریعہ نجات قرار دیا ہے۔ رسول نگری (3) لکھتے ہیں:

مژدہ حیاتِ نو کا ہے آمد رسولؐ کی
تمہید ہے یہ رحمتِ حق کے نزول کی
راہیں کھلیں رضائے خدا کے حصول کی
سب نے شہِ اممؐ کی غلامی قبول کی
سرِّ عبودیت سے ہر اک آشنا ہوا
پرکارِ دیں کو اک نیا مرکز عطا ہوا

رسول اللہ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا تذکرہ کرتے ہوئے محشر رسول نگری نے لکھا ہے کہ آپؐ کی رحمۃ للعالمینی سے انکار موجبِ کفر ہے۔ سیرت کے موضوعات میں سوانح، کوائف اور اوصاف وغیرہ سے بڑھ کر محشر رسول نگری نے آپؐ کی رحمۃ ص للعالمینی کو اہمیت دی ہے۔ رحمۃ للعالمینی کی صفتِ جلیلہ کو بیان کرتے ہوئے محشر نے فخر کونین کا آغاز ہی اسوہ کامل کے عنوان سے کیا ہے اور آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

وہ رحمتِ تمام ہے آفاق کے لیے
آیا ہے وہ مکارمِ اخلاق کے لیے

مذکورہ بالا اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ محشر نے فخر کونین میں آپؐ کی سوانح مبارک کے ساتھ ساتھ آپؐ کے اسوۂ کامل اور اوصاف حسنہ کا پرچار بھی کیا ہے۔ محشر کے کلام میں آفاقیت کی فضا اس وقت جھلکتی ہے جب فخر کونین کی تینوں جلدوں میں بیان کردہ تذکرے اور واقعات میں تاریخی ترتیب اور تسلسل دیکھنے کو ملتا ہے۔ گویا معلوم ہوتا ہے کہ فخر کونین جیسی شاہکار تخلیق مکمل طور پر حدیثِ مفصل ہے۔ رسول نگری (3) نے آپؐ کو باقی تمام انبیاورسل پر فضیلت کے حوالے سے یوں ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے:

اک برتری حضورؐ کو حاصل ہے اور بھی
نبیوں کو کچھ ملا نہیں جب تک دعا نہ کی
لیکن ہے شان فخرِ دو عالم کی اور ہی
جو شے ملی حضورؐ کو، وہ بے طلب ملی
ہے کوئی التجا نہ کوئی التماس ہے
قدرت کو خود رضاے محمدؐ کا پاس ہے

حضور اکرم ﷺ بچپن ہی سے صادق اور امین کے القابات سے مشہور ہو چکے تھے۔ وہ عرب بھی اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھواتے جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اسی صفتِ صداقت وامینی کو دیکھ کر آپؐ نے تبلیغ اسلام کی غرض سے ایک روز کوہِ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو اکٹھا کیا اور اللہ کے پیغام کی طرف دعوت دی۔ تمام اہل عرب کو آپؐ کی صداقت پر یقین تھا اس لیے وہ آپؐ کی دعوتِ حق کو مانتے تو تھے لیکن ایک اللہ کو معبود تسلیم کرنا ان کے لیے دشوار تھا۔ اس واقعے پر رسول نگری (5) یوں رقمطراز ہوتے ہیں:

پہلو خطابِ عام کا سوچا حضورؐ نے
کوہِ صفا پہ چڑھ کے پکارا حضورؐ نے
اک اک کا نام لے کے بلایا حضورؐ نے
سب جمع ہو چکے تو یہ پوچھا حضورؐ نے
جو کچھ ہوں میں یہ تم پہ تو خوب آشکار ہے
سچ ہی کہوں گا، کیا یہ تمھیں اعتبار ہے

بولے تمام آپ سے یوں ہو کے ہم زباں
ہم تجھ کو راست گو ہی سمجھتے ہیں بے گماں
کردار تیرا صورتِ خورشید ہے عیاں
ہم کر چکے ہیں تیری صداقت کا امتحاں
جھوٹ آج تک زبان سے تیری سنا نہیں
کاذب کا تجھ پہ ہم کو گماں تک ہوا نہیں

آپؐ نے کفار مکہ کو اعتماد میں لیا اور اللہ کا پیغام پہنچایا۔ رسول نگری (5) نے ان لمحات کو یوں رقم کیا:

معبود ہے خدا ہی فقط کائنات میں
ہرگز کرو نہ شرک تم اس کی صفات میں
رکھا ہے کیا پرستش عزّیٰ و لات میں
انسان کی نجات ہے توحیدِ ذات میں
لازم ہے کل کی فکر کہ مہلت ہے مختصر
اللہ سے ڈرو کہ یہ فرصت ہے مختصر
حضرتؐ خطاب کر چکے اندازِ نو سے جب
غیض و غضب میں آ گئے برہم ہوئے وہ سب
تَبًّالَّکَ غرور میں بولا ابولہب
آخر ہلاک ہو گیا خود ہی وہ بے ادب
تَبَّت یَدَآ کا ہو گیا خود ہی شکار وہ
قہرِ خدا سے بچ نہ سکا بد شعار وہ

محشر رسول نگری کی تصانیف میں نظم و نثر دونوں پیرائے موجود ہیں۔ لیکن ان کے نظمیہ کلام میں فخر کونین کو جو شہرت حاصل ہوئی اس کی وجہ وہ نعتِ رسول ﷺ کو قرار دیتے ہیں۔ رسول نگری (9) کہتے ہیں:

ہے وقف میرا علم و ہنر آپؐ کے لیے
کرتا ہوں صَرف خونِ جگر آپؐ کے لیے
ہیں گرم کارِ فکر و نظر آپؐ کے لیے
لایا ہوں نعت کے یہ گہر آپؐ کے لیے
یہ ارمغانِ دُرجِ محبت قبول ہو
شاہا قبولیت کی یہ حسرت قبول ہو

ترکیب بند فخر کونین ایک طویل منظوم سیرت ہے جو ہیئت کے اعتبار سے ترکیب بند مسدس میں لکھی۔ ادب میں جب تک کسی فن پارے کی ہیئت کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہو جاتیں فنی اعتبار سے وضاحت ممکن نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا فخر کونین کی ہیئت کے بارے میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ نظم مسدس ترکیب بند ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اس میں محشر رسول نگری نے معروف بحر 'مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف' کا استعمال کیا ہے۔ بحر مضارع کا یہ آہنگ اردو ادب میں کثرت سے استعمال کیا گیا ہے اور یہ علاقائی موسیقی سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ اس بحر فی مصرع اور ارکان اس طرح بیان کیے جا سکتے ہیں:

مَفْعُوْلُ فَاْعِلَاْتُ مَفَاْعِیْلُ فَاْعِلُنْ / فَاْعِلَاْنْ

فنی اعتبار سے فخر کونین مسدس ترکیب بند کی تعریف پر ہر لحاظ سے پورا اترتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہو گا کہ فخر کونین کے لیے اس کے سوا کوئی اور شعری ہیئت موزوں ہی نہ تھی۔ محشر رسول نگری کی شاہکار مسدس فنی حوالے سے اردو ادب میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس حوالے سے ناصر (10) لکھتے ہیں:

> "فنی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو فخر کونین ہر قسم کے عیب و سقم سے معرا ہے۔ زبان کی شوخی، الفاظ کی موزونی، بندش کی چستی اور موسیقیت کی فراوانی اس کی وہ امتیازی خوبیاں ہیں جو اس ادبی شاہکار کی بقائے دوام کی ضامن ہیں۔"

نعت گوئی میں کسی قسم کی مبالغہ آرائی کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا جو مقام و مرتبہ ہے اس کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دینا ہی ہر قسم کی مبالغہ آرائیوں کو بے حقیقت کر دیتا ہے۔ محشر رسول نگری کے کلام میں یہ خصوصیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کے ہاں حدود سے تجاوز ہرگز نہیں کیا گیا۔ ان کے نعتیہ اشعار میں جان ہے۔ اس

میں ایک سوز پایا جاتا ہے جس میں ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالی کی خاص عطا ہے جو محشر رسول نگری کو عطا ہوئی ہے۔ ان کی فخر کونین کو آفاقی حیثیت حاصل ہے۔ یہ ایک ایسی تصنیف ہے، ایک ایسا نغمہ ہے، ایسی صہبائے شعریت ہے جس کی صدا ہمیشہ تر و تازہ رہے گی۔ جب تک اس کائنات میں اہل ذوق موجود ہیں رسول اللہ ﷺ کی نعت جاری رہے گی۔ اور یقیناً فخر کونین میں موجود محشر رسول نگری کا ہدیۂ عقیدت و محبت بھی قائم رہے گا۔

حوالہ جات و حواشی:

(1) فتح پوری، فرمان(1974ء) اردو کی نعتیہ شاعری، کراچی، حلقہ نیاز و نگار، ص21

(2) مجید، ریاض(1990ء) اردو میں نعت گوئی، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ص9

(3) رسول نگری، محشر(1964ء) فخر کونین، جلد دوم، کوئٹہ، میسرز پاکستان پریس، ص38، ص182، ص34، ص35، ص41، ص22، ص40

(4) کوثر، انعام الحق(1968ء) بلوچستان میں اردو، لاہور، زریں آرٹ پریس، ص395

(5) رسول نگری، محشر(1962ء) فخر کونین، جلد اول، لاہور، منصور پرنٹنگ پریس، ص43، ص37، ص48، ص48، ص61، ص49، ص63، ص112، ص113

(6) القرآن، سورۃ الصف، آیت6

(7) القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت56

(8) صدیقی، مختار(1962ء)"دیباچہ"مشمولہ: فخر کونین، جلد اول، (از محشر رسول نگری)، لاہور، منصور پرنٹنگ پریس، ص34

(9) رسول نگری، محشر(1970ء) فخر کونین، جلد سوم، کوئٹہ، میسرز پاکستان پریس، ص5

(10) ناصر، نصیر احمد(1962ء)"ادبی شاہکار"مشمولہ: فخر کونین، جلد اول، (از محشر رسول نگری) لاہور، منصور پرنٹنگ پریس، ص15